

امام ابو بکر خطیب بغدادی

جناب عبدالرشید عراقی صاحب

نام و نسب | احمد نام، ابو بکر کنیت، خطیب لقب۔

ولادت | امام ابو بکر خطیب ۲۳ رجب ۳۹۲ھ کو عراق کے قریہ درزیجان میں پیدا ہوئے،

مگر آپ کی نشوونما بغداد میں ہوئی۔ اسی لیے ”بغدادی“ کے نام سے مشہور ہوئے۔

تحصیل تعلیم | جب ہوش سنبھالی تو تحصیل علم میں مشغول ہو گئے، اور آپ نے اپنے وقت کے نامور

علماء و فضلاء، محدثین عظام اور فقہائے کرام سے تفسیر، حدیث، تاریخ، ادب، فقہ، اصول فقہ، منقول

منقول، غرضیکہ ہر فن میں بدرجہ کمال علم حاصل کیا۔ تحصیل علم کے لیے بصرہ، کوفہ، نیشاپور، اصفہان،

ہمدان، مکہ، مدینہ اور دمشق وغیرہ کا سفر کیا۔ اور ان شہروں کے اساطین فن سے کسب فیض کیا۔ اور

آپ کو مطالعہ کا اتنا شوق تھا کہ راستہ چلتے ہوئے کتاب کے مطالعہ میں مشغول رہتے۔

حدیث میں درجہ و مرتبہ | حدیث میں امام خطیب کا شمار اعلیٰ پایہ کے محدثین میں ہوتا ہے۔ علمائے فن

۱۔ ابن خلکان جلد ۱، ص ۴۶

۲۔ معجم البلدان جلد ۲، ص ۳۵

۳۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۳، ص ۳۳۶

نے ان کے حفظ و ضبط، ثقاہت و اتقان اور روایت و درایت میں اہمیت کا اعتراف کیا ہے۔
 جن اساطین نے امام کی ثقاہت اور حفظ و ضبط کا اعتراف کیا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں۔
 ابوسعید بن سمانی، ابوالعینان رواسی، ابن ماکولا، ابوعلی یزدانی، ابواسحاق شیرازی، علامہ
 ابن صلاح، امام نووی، علامہ ابن کثیر، ابن خلکان، ابن جوزی، حافظ ذہبی، علامہ ابن سبکی۔
 دوسرے فنون میں نہارت امام ابو بکر خطیب جس طرح حدیث میں ایک ممتاز مقام کے حامل تھے،
 اسی طرح فقہ، تاریخ، قرأت، علم القرآن اور شعر و ادب میں ایک سند کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس
 سلسلہ میں اُس وقت کے علماء و فضلاء نے اُن کی علمیت کا اعتراف کیا ہے۔
 علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ وہ اصلاً فقیہ تھے۔ لیکن فن حدیث و تاریخ سے ان کو زیادہ
 سروکار رہا۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ تاریخ میں ان کا مقام اس شعر کے مطابق تھا جو انہی کے متعلق کہا گیا

مازلت تدأب فی التاریخ مجتہداً
 حتی س أیتک فی التاریخ مکتوباً

امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ ادب کے واقف کار اور اچھے شاعر تھے اور فن قرأت و تجوید اور
 علوم قرآنی میں بھی ممتاز تھے۔

فضل و کمال | علمی حیثیت سے خطیب کا پایہ بہت بلند تھا۔ اسی کے سامنے اُن میں شان و شوکت،
 ظاہری وجاہت اور رعب و اب بھی تھا۔ بڑے وقار، متانت اور سنجیدگی سے رہتے تھے۔ زہد و
 تقویٰ میں بھی نمایاں تھے، نماز و تلاوت قرآن سے بڑا شغف تھا۔ اتفاق فی سبیل اللہ کا بھی بہت
 ذوق تھا۔ مستجاب الدعوات بھی تھے۔

فقہی مسلک | فقہی مسلک کے لحاظ سے شافعی المذہب تھے۔ عقیدہ مذہب اشعری پر کاربند تھے۔

جیسا کہ ابن عساکر نے اس کی تصریح کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "وكان يذهب في الكلام إلى مذهب أبي الحسن الأشعري"۔ (ترجمہ) وہ کلام و عقیدہ میں مذہب اشعری پر کار بند تھے۔

ابتلاء و آزمائش | امام ابو بکر خطیب کے زمانہ میں اسلامی ممالک، خصوصاً بغداد میں سخت خلفشار اور ہیجان برپا تھا۔ ایک طرف شیعہ و سنی تصادم اور مختلف فقہی مذاہب کے ماننے والوں کے باہمی اختلافات نے ملت اسلامی کا شیرازہ درہم برہم کر دیا تھا۔ اور دوسری طرف حکام و امراء کے اقتدار کی باہمی کشمکش اور افتراق نے حکومت و سلطنت کے نظام کو تہ و بالا کر دیا تھا۔

ان حالات میں خطیب امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہوئے، جس کی پاداش میں وہ مصائب و آلام اور شدائد محسوس میں مبتلا ہوئے۔ علاوہ انہیں آپ کے شافعی المذہب ہونے اور اس کے ساتھ متکلمین و اشاعرہ سے تعلقات رکھنے کی وجہ سے حنا بلہ نے آپ کو زد و کوب بھی کیا۔

وفات | رمضان المبارک ۲۶۳ھ میں بیمار ہوئے۔ اور آخر، رذی الحجہ کو ۱۱ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ جنازہ میں ایک جم غفیر شریک تھا۔ آپ کے استاد ابواسحاق شیرازی بھی آپ کو کفرا دینے والوں میں شامل تھے۔ جب آپ کا جنازہ اٹھا تو ایک جماعت یہ منادی کر رہی تھی کہ:-

"یہ اس شخص کا جنازہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے سینہ سپر ہو کر آپ کی طرف سے کذب و افتراء کی نزدیک کرنا تھا، اور آپ کی حدیثوں کو یاد کرنا تھا۔"

تصنیفات | خطیب کی تصنیفات کی تعداد ایک سو کے قریب بتائی جاتی ہے۔ ان میں بہت سی معدوم اور نایاب ہیں۔ ان کی اکثر کتابیں فنون حدیث سے متعلق گونا گوں مسائل و مباحث اور مفید و متنوع معلومات پر مشتمل ہیں۔

امام ابن جوزی امام خطیب کی تصانیف کے نام گنانے کے بعد لکھتے ہیں:-

"جو شخص ان کا بغور مطالعہ کرے گا وہ خطیب کی قدر و عظمت اور عظیم الشان

لے تبیین کذب المفتری ص ۲۶۱

کے تذکرہ المحدثین جلد ۲، ص ۲۹۹ لکھ ایضاً ص ۲۹۹

کارنامے کا اعتراف کرے گا۔ انہوں نے ایسا عظیم الشان علمی ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے، جو
 آن سے پہلے کے اور ان سے فائق محدثین و ائمہ مثلاً دارقطنی وغیرہ بھی ایسی خدمت
 انجام نہیں دے سکے۔

امام ابو بکر کی معلوم کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

- ۱۔ ابطال النکاح بغیر ولی -
- ۲۔ الاسماء المتواطئة والانساب المتکافئة -
- ۳۔ امانی الخطیب -
- ۴۔ بیان اہل الدرجات العلی -
- ۵۔ کتاب التبتین اسماء المدلسین یا کتاب اسماء المدلسین -

۶۔ کتاب بسلمۃ و انہاجہ ومن الفاتحہ - بعض لوگوں نے اس کا نام ہیج الصواب فی ان بسلمۃ من
 فاتحۃ الکتاب بھی لکھا ہے۔

۷۔ کتاب المجہر بسلمۃ

۸۔ کتاب التفصیل البہیم المراسیل یا کتاب مبہم المراسیل -

۹۔ کتاب تمیز المزید فی متصل الاسانید

۱۰۔ کتاب التبیہ والتوفیف علی فضائل الخریف -

۱۱۔ کتاب الاجانۃ للمعلوم والمجهول یا اجانۃ المجهول والمعلوم -

۱۲۔ کتاب الاحتجاج بالشافعی فیما سند الیہ والرو علی الطائیف لعظیم جہلم علیہ -

۱۳۔ جزو حدیث اذا تمیبت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبہ - ۱۴۔ جزو حدیث الامام غنام الموزن

موتمن - ۱۵۔ جزو حدیث السنۃ من التابعین وطرقہ واختلاف وجہہم - ۱۶۔ جزو حدیث طلب المعلم

فریضۃ - ۱۷۔ جزو حدیث النزول - ۱۸۔ جزو حدیث عبدالرحمان بن سمرۃ وطرقہ - ۱۹۔ کتاب الدلائل

والشواہد علی صحۃ العمل بنجر الواحد - ۲۰۔ کتاب الرحلۃ، یا الرحلۃ فی طلب الحدیث - ۲۱۔ کتاب الرواۃ

عن مالک - ۲۲۔ کتاب الروایات الصحابۃ عن التابعین - ۲۳۔ کتاب الروایۃ الابداع عن الابداع یا کتاب

روایۃ الابداع عن الابداع - ۲۴۔ کتاب السابق واللاحق - ۲۵۔ کتاب الاسماء والالقاب - ۲۶۔ صلوۃ

التبیہ والاختلاف فیہا - ۲۷۔ کتاب صوم یوم الشک یا کتاب المنہی عن صوم یوم الشک - ۲۸۔ کتاب

طرق حدیث قبض العلم ۳ مجلدات میں - ۲۹۔ حوالی مالک بن انس - ۳۰۔ کتاب غسل الجموعۃ ۳ مجلدات میں -

- ۳۱۔ کتاب الفضل الوصل والمورخ فی النقل - ۳۲۔ کتاب الفقیہ والمتفقہ - ۳۳۔ کتاب الفنون یا کتاب الفنون - ۳۴۔ الفوائد الصراح والغرائب - ۳۵۔ القضاء بالبینین مع الشواہد - ۳۶۔ مجلدات میں - ۳۷۔ کتاب الفنون والآثار المروئیہ فیہ - ۳۸۔ مجلدات میں - ۳۹۔ کتاب القول فی النجوم یا کتاب القول فی علم النجوم - ۴۰۔ کشف الاسرار - ۴۱۔ کتاب المتفق والمفترق - ۴۲۔ کتاب المسلسلات الرباعیات - ۴۳۔ مجلدات میں - ۴۴۔ مسند ابی اسحاق الثیبانی - ۴۵۔ مجلدات میں - ۴۶۔ مسند ابی بکر الصدیق علی شرط الصحیحین - ۴۷۔ مسند ایان بن بشر - ۴۸۔ مسند صفوان بن سلیم - ۴۹۔ مسند صفوان عسانی - ۵۰۔ مسند محمد بن حجارہ - ۵۱۔ مسند محمد بن سوقہ - ۵۲۔ مسند مسعر بن کدام یا مسند مطر الوارقی - ۵۳۔ مسند نعیم بن حماد الغطفانی - ۵۴۔ کتاب معجم الرواۃ عن مالک - ۵۵۔ کتاب معجم الرواۃ عن شعبۃ - ۵۶۔ کتاب المکمل فی بیان المہمل - ۵۷۔ مناقب احمد بن حنبل - ۵۸۔ مناقب الشافعی - ۵۹۔ کتاب من حدث ونسی - ۶۰۔ کتاب من وافقت کفنیہ اسم ابیہ مما لا یؤمن وقورح الخطافیہ - ۶۱۔ کتاب الموضع یا کتاب موضع اہام الجمع والتفریق - ۶۲۔ الاسماء البہیمہ فی الابداء المحکمہ - ۶۳۔ کتاب النجلاء - ۶۴۔ تین مجلدات میں - ۶۵۔ کتاب تفتیح العلم - ۶۶۔ تین مجلدات میں - ۶۷۔ کتاب رافع الارتیاب فی المقلوب من الاسماء واللقاب، یا کتاب مقلوب الاسماء - ۶۸۔ کتاب المؤلف والمختلف - ۶۹۔ ماخوذ از "المؤلف والمختلف فی اسماء الرجال" از امام دارقطنی - ۷۰۔ کتاب المؤلف - ۷۱۔ کتاب المؤلف والمختلف - ۷۲۔ کتاب مقتضاء العلم - ۷۳۔ کتاب الجامع فی ادب الراوی والسامع، یا کتاب الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع - ۷۴۔ کتاب التطفیل، یا کتاب الطفلیں - ۷۵۔ کتاب شرف اصحاب الحدیث - ۷۶۔ کتاب غنیۃ المقتبس فی تمییز الملتبس - ۷۷۔ کتاب تلخیص المتشابہ فی الرسم وحمایۃ ما اشکل منه عن نوادر التصحیف والوہم - ۷۸۔ کتاب الکفایہ - ۷۹۔ جزء میں -

لے جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم مولانا محمد جونناگر ٹیڈیٹرا اخبار محمدی دہلی نے ۱۳۵۵ھ میں حج بیت اللہ کے سفر میں مدینہ کے نسخہ سے اس کتاب کی نقل حاصل کی ہے اور اسے محبوب المطابع دہلی سے شائع کیا۔ (مؤلف مضمون)

مصطلحاتِ حدیث میں یہ بڑی اہم کتاب ہے۔ اس میں روایات و احادیث کے اصول و ضوابط کے متعلق اصحابِ فن اور محدثین کے اقوال و سنداً بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی جامعیت و اہمیت کے متعلق حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:-

”مصطلحاتِ حدیث میں قاضی ابو محمد نے سب سے پہلے المحدثات الفاضلہ لکھی، لیکن اس میں استیعاب کے کام نہیں لیا گیا ہے۔ اس کے بعد ابو عبد اللہ شامی نے تصنیف کی ہے۔ لیکن یہ مہذب و مرتب نہیں۔ ابو نعیم نے حاکم کی کتاب کا استخراج کیا۔ لیکن اس میں بھی آئندہ آنے والوں کے لیے بعض چیزیں چھوڑ دی گئی ہیں۔ ان لوگوں کے بعد خطیب نے قوانینِ روایت میں کفایہ اور آدابِ روایت میں الجامع الآداب الراوی والسامع لکھی۔ حدیث کے متعلق شاید ہی کوئی ایسا فن ہو۔ جس میں اس کی علیحدہ تصنیف نہ ہو۔ ابو بکر بن نقطہ کا بیان ہے کہ جو شخص انصاف سے ان کی کتابیں پڑھے گا، اس کو معلوم ہوگا کہ خطیب کے بعد کے محدثین ان کی کتابوں کے محتاج ہیں۔

اس کا اگر ان قدر نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ہے جس کا دورہ میں دائرہ المعارف حیدرآباد سے شائع ہوئی تصبیح و مقابلہ کا کام مولانا سید ہاشم ندوی مرحوم نے اپنے بعض رفقاء کی معاونت سے انجام دیا۔

۳، تاریخ بغداد | امام ابو بکر خطیب کی یہ سب سے ضخیم اور مشہور آفاق کتاب ہے۔ امام ابن خلکان فرماتے ہیں:- ”اگر خطیب اس کتاب کے علاوہ اور کوئی کتاب نہ لکھتے تو تنہا یہی کتاب ان کے فخر و شرف اور فضل و کمال کے لیے کافی ہوتی۔ اس کتاب سے ان کے علمی تجربہ و قدرتِ نظر اور وسیع مطالعہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ امام خطیب کو خود بھی اس کتاب پر ناز تھا۔ امام ذہبی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ میں زمزم کا پانی پی کر خدا سے تین باتوں کی دعا کی:-

اقرئنی یہ کہ میری کتاب تاریخ بغداد کو شرف قبول اور حسن اعتبار حاصل ہو۔

دوسرے بغداد کی جامع منصور میں سب سے عمدہ اور مقدس جگہ میں حدیث کی تعلیم و املا میں مشغول

رہنے کی مجھ کو توفیق میسر آئے۔ اور آخوئے دعا یہ تھی کہ بشر حافی کی قبر کے متصل ان کے پہلو میں دفن کیا جاؤں۔

خدا نے ان کی تینوں دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔

بغداد کی متعدد تاریخیں لکھی گئیں خطیب کو اولیت کا شرف حاصل نہیں، تاہم جو مقبولیت اور شہرت خطیب کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حق میں نہیں آئی۔ خطیب اس کے موضوع و مضمونات کے بارے میں خود لکھتے ہیں۔

”یہ کتاب مدینۃ السلام (بغداد) کی تاریخ ہے۔ اس کی آبادی اور تعمیر کا ذکر اور یہاں کے مشاہیر و اعیان، دارین علماء و فضلاء کا تذکرہ ہے۔“
دوسری جگہ اس کی نوعیت و ترتیب کے متعلق لکھتے ہیں۔

”اس میں دارالسلام بغداد کے خلفاء، اشراف، کبراء، قضاة، فقہاء، محدثین، قراد، رواد، صلحاء اور ارباب شعر و ادب کا ذکر ہے۔ جو لوگ یہاں پیدا ہوئے، یا پیدا تو کسی دوسری جگہ ہوئے، لیکن یہاں سکونت اختیار کر لی، یا جو یہاں کی سکونت ترک کر کے دوسری جگہ فوت ہوئے، یا دوسرے مقامات کے جو لوگ یہاں آئے، ان سب کا نیز بغداد کے مقامات اور نواح کے رہنے والوں کا اس میں تذکرہ ہے۔ ان کی کنیت، نسب و نسب، ان کے مشہور واقعات، مناقب و فضائل، مدتِ عمر، تاریخ وفات اور عام حالات، غرض ان لوگوں کے بارے میں جو روایتیں بزرگوں سے محفوظ و منقول چلی آ رہی تھیں، سب جمع کر دی گئی ہیں۔ خواہ ان کا تعلق مدح و قبول اور تعدیل سے ہو، یا ذمہ قدح اور جرح سے۔ ترتیب حروفِ معجم کے مطابق ہے۔ لیکن جن لوگوں کا نام محمد ہے۔ ان کا تبرک کے خیال سے میں نے پہلے تذکرہ کیا ہے۔“

امام خطیب نے اس زبان کے دستور کے مطابق حالات و واقعات، روایت و اسناد کے ساتھ لکھے

لے تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۲۳۳

۳ ایضاً جلد ۱ ص ۲۱۲ - ۲۱۳ -

لے تاریخ بغداد جلد ۱ ص ۳

ہیں۔ اس کے اسلوب و طریقہ بیان کے متعلق مولانا حبیب الرحمن خان شروانی مرحوم لکھتے ہیں۔
 "تاریخ خطیب جس طرح بہترین زمانہ کی تاریخ ہے، اسی طرح طرز بیان کے لحاظ سے مسلمان مؤرخین کی تصنیف کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ الفاظ بقدر معافی استعمال کیے ہیں۔ عبارت آرائی، مدح طرازی کا نام نہیں۔ بیان صاف اور سچی ہے۔ جرح و تعدیل دونوں بے لاگ ہیں۔ اگرچہ بعض معرکۃ الارامات میں قوت فیصد کی کمی نمایاں ہے۔ محدثانہ روایا ہیں، ادبیانہ مبالغے اور منطقیانہ تذبذب کا اثر نہیں ملتا۔"

تاریخ بغداد صرف رجال بغداد کا ترجمہ و تذکرہ ہی نہیں ہے، بلکہ رجال کے حالات کے ضمن میں علمی دقائق اور مجتہدانہ مباحث بھی محدثانہ قوت کے ساتھ حل کیے گئے ہیں۔ صاحب کشف الظنون کہتے ہیں "اس میں محدثین کے انداز اور طریقہ کے مطابق بغداد کے رجال و دارین کا تذکرہ اور دیگر بے شمار فوائد شامل کیے ہیں اس لیے یہ کتاب نہایت ضخیم اور پُر منفعت ہو گئی ہے۔"
 بغداد کے لوگوں کے تذکرہ کی ابتداء تبرکاً محمد کے نام سے کی ہے اور سب سے پہلے محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ کا تذکرہ کیا ہے اور اس کا سبب یہ بتایا ہے کہ ان سے زیادہ کوئی کبیر السن، عالی الاسناد اور قدیم العهد شخص نہ تھا۔

تاریخ بغداد ۹۳۱ھ مطابق ۵۲۹ء میں مصر سے ۱۴ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ۸۴۱ مشاہیر رجال کا جو مختلف طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، تذکرہ ہے۔ رجال کی فہرست اور نسخے پر سطروں کا شمار بھی دیا گیا ہے۔ صفحات کی تعداد ۶۴۹۱ ہے۔ اس میں فہرست کے صفحات بھی شامل ہیں۔
 تاریخ بغداد کے ذیل | اس تاریخ کی اہمیت کی وجہ سے اس کے متعدد ذیل لکھے گئے ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ امام ابو سعد عبدالکریم سمعانی دم ۵۶۴ھ کی کتاب الانساب ۱۵ جلدوں میں۔

۱۔ معارف جلد ۳۲، عدد ۲، ص ۱۰۸

۲۔ کشف الظنون جلد ۱، ص ۲۲۱

۳۔ تذکرۃ المحدثین جلد ۲، ص ۳۰۹

- ۲۔ عماد الدین ابو عبد اللہ محمد بن حامد دم ۵۹۷ھ (سمحانی کے ذیل پر ذیل - ۳ جلدوں میں -
- ۳۔ ابو عبد اللہ محمد بن سعید المعروف بابن الدثینی (دم ۳۷۷ھ) - سمحانی کے ذیل پر اضافہ -
- ۴۔ ابن قطیع نے ابن الدثینی کے ذیل پر ایک ضمیمہ لکھا -
- ۵۔ حافظ شمس الدین ذہبی (دم ۷۴۸ھ) نے ابن الدثینی کے ذیل کی تلخیص لکھی جس کا نام "المختصر المحتاج الیہ من تاریخ بغداد" رکھا -
- ۶۔ حافظ حب الدین محمد بن محمود المعروف بابن النجار بغدادی (دم ۶۶۳ھ) نے سب سے ضخیم اور طویل ذیل لکھا جو ۳ جلدوں میں ہے -
- ۷۔ تقی الدین محمد بن رافع (دم ۷۴۲ھ) ابن النجار کے ذیل پر ذیل لکھا -
- ۸۔ ابو بکر مازستانی نے ابن النجار کے ذیل پر ذیل لکھا -
- ۹۔ تاج الدین علی بن انجب شاعر بغدادی نے ابو بکر مازستانی کے ذیل پر ذیل لکھا -
- ۱۰۔ ابو الیمین مسعود بن محمد بخاری (دم ۷۹۱ھ) نے تاریخ کا مختصر خلاصہ لکھا -
- ۱۱۔ امام محمدی - مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد جونا گڑھی (دم ۱۹۳۵ھ) ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے تاریخ بغداد سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کے ترجمہ و سوانح حیات کا حصہ علیحدہ کر کے اردو ترجمہ کے ساتھ ۳۴۵ھ میں دہلی سے شائع کیا تھا - یہ رسالہ امام صاحب کے رد و قدح اور مناقب و مثالب دونوں پر مشتمل ہے یہ